بسم اللہ الرحمن الرحیم

خودکشی کرنے والے کو ایصال ثواب کرنے کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کے ایک کزن (خالہ کے بیٹے) نے حالات سے دلبر داشتہ ہو کر خودکشی کرلی۔ زید کی یہ روٹین ہے کہ وہ روزانہ تلاوتِ قرآن، درود شریف اور دیگر ذکرواذکار کرکے اپنے تمام فوت شدہ رشتہ داروں کو ایصالِ ثواب کرتا ہے۔ اب زید اس الجھن میں ہے کہ چونکہ اس کے خالہ کے بیٹے نے خودکشی کی ہے تو کیا شرعاً اسے ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب

خودکشی کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآنِ کریم اور احادیث مبارکہ میں ایسے شخص کے متعلق سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ جہاں تک ایسے شخص کو ایصال ثواب کرنے کا معاملہ ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ خودکشی کرنے والے کو ایصال ثواب یعنی اس کے لیے بخشش کی دعا کرسکتے ہیں، کیونکہ خودکشی اگرچہ بہت بڑا گناہ ہے، لیکن اس کی وجہ سے مسلمان، کافر نہیں ہوتا، بلکہ وہ بدستور مسلمان ہی رہتا ہے، جبکہ خودکشی کو حلال سمجھ کر نہ کرے اور مسلمان کو ایصال ثواب کرسکتے ہیں۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں زید اپنی خالہ کے بیٹے کو بھی ایصال ثواب کرسکتا ہے۔

خودکشی کرنے والے کی مذمت کے متعلق اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا﴾

ترجمہ کنزالعرفان: اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔ اور جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 29، 30)

صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1367ھ) مذکورہ آیت کے تحت لکھتے ہیں: "اس آیت سے خودکشی کی حرمت بھی ثابت ہوئی۔" (خزائن العرفان، صفحہ 163، تحت الآیۃ: 29، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خودکشی کرنے والے کے لیے بخشش کی دعا کی، چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے:

"عن جابر: ان الطفیل بن عمرو الدوسي اتی النبي صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔ وھاجر معہ رجل من قومہ، فاجتووا المدینۃ فمرض فجزع، فأخذ مشاقص لہ فقطع بھا براجمہ، فشخبت یداہ حتی مات، فرآہ الطفیل بن عمرو في منامہ، فرآہ وھیئتہ حسنۃ ورآہ مغطیا یدیہ، فقال لہ: ماصنع بك ربك؟ فقال: غفرلي بھجرتي إلی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال: مالي اراك مغطیا

يديك؟قال: قيل لي: لن نصلح منك ما افسدت. فقصها الطفيل على رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: اللهم وليديه فاغفر"

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ (مکہ سے ہجرت کرکے) نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ان کی قوم کا ایک اور شخص بھی ہجرت کرکے آیا۔ وہ مدینہ کی آب و ہوا کو برداشت نہ کرسکا اور بیمار ہوا اور گھبرا گیا، اس نے اپنے تیروں کے چوڑے پھل (چھریاں) پکڑے اور ان سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے، جس سے اس کے دونوں ہاتھوں سے اتنا خون بہا کہ وہ فوت ہوگیا۔ پھر حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا، تو وہ بہت اچھی حالت میں نظر آیا مگر اپنے دونوں ہاتھ ڈھانپے ہوئے تھا۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے جواب دیا: اپنے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی برکت سے اللہ نے مجھے بخش دیا۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہے کہ میں تمہیں ہاتھ ڈھانپے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟ اس نے جواب دیا: مجھ سے کہا گیا ہے کہ جس چیز کو تم نے خود بگاڑا ہے ہم اسے ہرگز درست نہیں کریں گے۔ حضرت طفیل نے یہ سارا ماجرا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کے ہاتھوں کی غلطی کو بھی معاف فرما دے۔ (صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 76، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

حضرت علامہ ابو العباس احمد بن عمر بن ابراہیم القرطبی علیہ الرحمۃ (متوفی 656ھ) "المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم" میں مذکورہ حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

"الظاهر: ان هذا الرجل ادركته بركة دعوة النبي صلى الله عليه و آله وسلم، فغفر له وليديه، وكمل له ما بقي من المغفرة عليه؛ وعلى هذا: فيكون قوله: لن نصلح منك ما افسدت ممتدا إلى غاية دعاء النبي صلى الله عليه و آله وسلم له؛ فكأنه قيل له: لن نصلح منك ما افسدته ما لم يدع لك النبي صلى الله عليه و آله وسلم وهذا الحديث يقتضي ان قاتل نفسه ليس بكافر، وانه لا يخلد في النار، وهو موافق لمقتضى قوله تعالى: ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء. وهذا الرجل ممن شاء الله ان يغفر له؛ لأنه انما اتى بما دون الشرك، وهذا بخلاف القاتل نفسه المذكور في حديث جندب؛ فإنه ممن شاء الله ان يعذبه"

ترجمہ: ظاہر یہ ہے کہ اس شخص کو نبی کریم ﷺ کی دعا کی برکت حاصل ہوگئی، چنانچہ اللہ نے اسے اور اس کے ہاتھوں کو بخش دیا، اور مغفرت کا جو حصہ اس کے حق میں باقی رہ گیا تھا وہ (اس دعا کے ذریعے) مکمل ہوگیا۔ اس بنیاد پر یہ قول کہ "ہم تمہاری اس چیز کو درست نہیں کریں گے جسے تم نے خود بگاڑا ہے"، اس کا وقت نبی کریم ﷺ کی اس کے لیے دعا فرمانے تک ہی تھا؛ گویا اس سے یہ کہا گیا تھا کہ: ہم تمہارے اس بگاڑ کو اس وقت تک درست نہیں کریں گے جب تک کہ نبی کریم ﷺ تمہارے لیے دعا نہ فرما دیں۔ اور یہ حدیث اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ خودکشی کرنے والا کافر نہیں ہے، اور وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا، اور یہ حکم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے عین مطابق ہے کہ: "بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے" اور یہ شخص (جس کا تذکرہ حدیث میں ہے) ان لوگوں میں سے ہے جنہیں اللہ نے بخشنے کا ارادہ فرمایا؛

کیونکہ اس نے شرک سے کم تر گناہ (یعنی خودکشی) کیا تھا۔ اور یہ معاملہ اس خودکشی کرنے والے کے برعکس ہے، جس کا ذکر "حدیثِ جندب" میں ہے (جسے عذاب کی وعید سنائی گئی)، کیونکہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جنہیں اللہ نے عذاب دینے کا ارادہ فرمایا تھا۔ (المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم، جلد 1، صفحہ 324، مطبوعہ دار ابن کثیر، دمشق)

خودکشی اگرچہ بہت بڑا گناہ ہے، لیکن اس سے مسلمان کافر نہیں ہوتا جبکہ حلال سمجھ کر نہ کی ہو، بلکہ وہ مومن ہی رہتا ہے اور مومن کے لیے ایصال ثواب کرنا جائز ہے، جیسا کہ ابو حفص عمر بن محمد بن احمد نسفی رحمہ اللہ (المتوفٰی 687ھ) لکھتے ہیں:

"والكبيرة لا تخرج العبد المؤمن من الإيمان ولا تدخله في الكفر"

ترجمہ: اور گناہ کبیرہ بندہ مؤمن کو ایمان سے خارج نہیں کرتا اور نہ ہی اس کو کفر میں داخل کرتا ہے۔ (العقائد النسفیۃ، صفحہ 253، 254، 255 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

اسی کتاب میں دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

"والعفو عن الكبيرة إذا لم تكن عن استحلال والاستحلال كفر"

یعنی گناہ کبیرہ سے (توبہ کرکے) معافی اسی صورت میں ہوتی ہے جبکہ اسے حلال سمجھ کر نہ کیا ہو، ورنہ حلال سمجھ کر کرنے کی صورت میں کفر ہوگا۔ (العقائد النسفیۃ، صفحہ 266، مکتبۃ المدینہ کراچی)

فتاوی فیض الرسول میں ہے: زید جس نے خودکشی کرلی۔۔۔ اس کی روح کو ایصالِ ثواب کرنا، جائز ہے۔ (فتاوی فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 418، مطبوعہ اکبر سیلز لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9897

تاریخ اجراء: 15 شوال المکرم 1447ھ/04 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net